# 2756-غیر مسلم گداگر کو دینے کا حکم

## سوال

کیا اگر کوئی غیر مسلم گداگر راستے میں مانگ رہا ہو تو اسے دینا جائز ہے ؟

## پسندیدہ جواب

فقہاء کرام نے کافر کو نفلی صدقہ وخیرات دینے میں اختلاف کیا ہے، اور اختلاف کا سبب یہ ہے کہ :

صدقہ اجروثواب کا باعث اور مالک بنا تا ہے، اور کیا بالاتفاق کافر پر صدقہ کرنے سے اجروثواب کا مالک بنتا ہے ؟

حنابلہ کا کہنا ہے، اور شافعیہ کے ہاں یہی مشہور ہے، اور السیر الکبیر میں محمد رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ : علی الاطلاق نفلی صدقہ وخیرات کفار کو دینا جائز ہے ،.. اور اس کی دلیل مندرجہ ذیل فرمان باری تعالی کا عموم ہے :

.{اور وہ اللہ تعالی کی محبت میں مسکینوں، یتیموں، اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں}..

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اور ان دنوں تو کافر کے علاوہ کوئی قیدی نہیں تھا، اور اس لیے بھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"ہر جاندار چیز میں اجروثواب ہے"

اور ایک حدیث میں وارد ہے :

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ میری مشرک والدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں میرے پاس آئی تو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے ہوئے کہا : میری والدہ رغبت رکھتے ہوئے میرے پاس آئی ہے تو کیا میں اس کے ساتھ صلہ رحمی کروں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ہاں اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کرو"

اور اس لیے بھی کہ ہر دین میں صلہ رحمی کرنا قابل ستائش وتعریف ہے اور جب غیر مسلم اور کافر شخص سوال کررہا اور مانگ رہا ہو تو وہ دو حالتوں سے خالی نہیں :

1– یا تو وہ بہت زیادہ ضرورتمند اور کھانے وغیرہ کا محتاج ہے، کہ اگر اسے کھانا نہ کھلائیں تو وہ ہلاک ہوجائے، تو اس حالت میں آپ اسے کھلاسکتے ہیں، لیکن اگر وہ اسلام دشمن اور لڑائی کرنے والا ہو تو پھر اسے چھوڑ دیا جائے گا، اور اس حالت میں اسے دیا ہوا مال صدقہ ہوگا نہ کہ زکاۃ.

2– اور یا اس شخص کی حاجات ضروری نہ ہوں، جیسا کہ سابقہ حالت تھی، تو اس شخص کو تالیف قلب اور اسلام کی دعوت کے لیے دیا جاسکتا ہے، کیونکہ اس میں بہت عظیم مصلحت پائی جاتی ہے.

واللہ اعلم.